مسٹر محمد منیر کو پاکستان کا چیف جسٹس مقرر کر دیا گیا

لاہور ۲۵ جون۔ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر محمد منیر کو پاکستان کا چیف جسٹس مقرر کیا گیا ہے۔ آپ کو میاں عبد الرشید کی جگہ یہ عہدہ دیا گیا ہے۔ مسٹر محمد منیر اس ماہ کی ۲۹ تاریخ سے اپنے عہدہ پر کام شروع کر دیں گے۔ اور اسی روز ایبٹ آباد میں گورنر جنرل آپ سے حلف لیں گے۔

پاکستانی اور امریکی یونیورسٹیوں کے پروفیسروں کا تبادلہ

امریکہ کے بیرونی امداد کے محکمہ اور پاکستان کے درمیان معاہدہ پر دستخط ہو گئے

واشنگٹن ۲۵ جون۔ دو پاکستانی یونیورسٹیوں اور دو امریکی یونیورسٹیوں کے پروفیسروں کے تبادلہ کے لئے امریکہ کے بیرونی امداد کے محکمہ اور پاکستان کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ یہ معاہدہ تین سال تک نافذ رہے گا۔ معاہدہ کے تحت بیرونی امداد کا محکمہ اس مقصد کیلئے ۱۵ لاکھ ڈالر خرچ کریگا۔ اس معاہدے کے تحت کل خرچ تیس لاکھ ڈالر سے زائد ہوگا۔ آگے چل کر اس معاہدہ میں چار پاکستانی اور چار امریکی یونیورسٹیاں شامل کی جائیں گی۔

میں امریکہ اور برطانیہ کی باہمی غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے امریکہ آیا ہوں

برطانوی وزیر اعظم مسٹر چرچل کا واشنگٹن پہنچنے پر بیان

واشنگٹن ۲۵ جون۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل اور وزیر خارجہ مسٹر ایڈن امریکی حکام سے بات چیت کرنے آج واشنگٹن پہنچ گئے وہ اپنے قیام امریکہ کے دوران میں صدر امریکہ کے مہمان ہوں گے۔ ہوائی اڈے پر ایک مختصر سی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے بتایا کہ میں اس لئے امریکہ آیا ہوں۔ کہ اگر امریکہ اور برطانیہ میں کسی قسم کی غلط فہمیاں ہوں۔ تو انہیں دور کر سکوں۔ انہوں نے کہا۔ کہ اگر ہم نے مل کر کام کیا۔ تو ایک ساتھ آگے بڑھ سکیں گے۔ اور ہمارا یہ اتحاد دوسرے ملکوں کے لئے بھی مفید ثابت ہوگا۔ مسٹر چرچل نے کہا۔ کہ مشرقی یورپ کے ملکوں کو مغربی یورپ کے ملکوں سے زیادہ مشکلات کا سامنا ہے۔ آج مسٹر چرچل نے وائٹ ہاؤس میں صدر آئزن ہاور سے پہلی ملاقات کی۔

گوا ٹے مالا میں خونریز جنگ

گوا ٹے مالا ۲۵ جون۔ گوا ٹے مالا شہر سے ۶۵ میل مشرق کی طرف ایک شہر میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ کمیونسٹوں کی مخالف فوج کی حکومت نے کہا ہے۔ کہ سات روزہ بغاوت کے بعد پہلی مرتبہ حقیقی جنگ ہو رہی ہے۔ آج رات سلامتی کونسل گوا ٹے مالا کی صورت حال پر غور کر رہی ہے۔

روس کا امریکہ سے احتجاج

ماسکو ۲۵ جون۔ روس نے امریکہ سے احتجاج کیا ہے۔ کہ امریکہ کے ایک تباہ کن جہاز نے فارموسا کے قریب ایک روسی تیل بردار جہاز پر قبضہ کر لیا ہے۔ آج ماسکو میں امریکی سفارت خانہ کو روسی احتجاجی مراسلہ دے دیا گیا۔ ادھر امریکی وزارت خارجہ نے روس کے اس الزام کی تردید کی ہے۔

نیویارک ۲۵ جون۔ اقوام متحدہ اس سال میں پسماندہ ملکوں کی امداد کے لئے ساٹھ لاکھ پونڈ خرچ کرے گی اس رقم کا ایک تہائی حصہ ایشیا اور مشرق بعید

کمبوڈیا اور ویٹ منہ کے نمائندوں کے درمیان جنگ بند کرنے کی بات چیت

جنیوا ۲۵ جون۔ آج جنیوا میں کمبوڈیا کے ایک ترجمان نے بتایا۔ کہ کمبوڈیا اور ویٹ منہ کے نمائندے اگلے ہفتے کے شروع میں جنگ بند کرنے کی بات چیت شروع کریں گے۔ لاؤس اور ویٹ منہ نے جنگ بند کرنے کی بات چیت کل جنیوا میں شروع کر دی۔ ہند چینی کے متعلق جنیوا کانفرنس کا ۲ والا اجلاس آج شام کو منعقد ہو رہا ہے۔

پچھلے چھ ماہ میں تونس میں حالات بد سے بدتر ہو گئے

تونس کے ریذیڈنٹ جنرل کا بیان

پیرس ۲۵ جون۔ تونس میں فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل نے کہا ہے۔ کہ تونس میں بہت گڑبڑ ہو رہی ہے۔ ریذیڈنٹ جنرل جو فرانسیسی حکومت سے بات چیت کرنے کے لئے پیرس پہنچے ہیں۔ ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ پچھلے چھ مہینوں میں تونس میں حالات بد سے بدتر ہو گئے ہیں۔

کولمبو منصوبہ کی مشاورتی کمیٹی کا سالانہ اجلاس اوٹاوہ میں ہوگا

اوٹاوہ ۲۵ جون۔ کینیڈا کے وزیر خارجہ مسٹر لسٹر پیرسن نے کہا ہے۔ کہ کولمبو منصوبہ کی مشاورتی کمیٹی کا سالانہ اجلاس اکتوبر میں اوٹاوہ میں ہوگا۔ اجلاس ۴ اکتوبر کو شروع ہوگا۔ اور چھ دن جاری رہے گا۔ اجلاس میں کولمبو منصوبہ میں شریک ممالک کے نمائندے اس اقتصادی ترقی کا جائزہ لیں گے۔ جو پچھلے سال کے بعد مشرق بعید میں ہوئی۔ مسٹر پیرسن نے کہا ہے کہ یہ اجلاس ممبر ملکوں کے لئے بہت مفید ہوگا۔

نیویارک ۲۵ جون جاپان کو اقوام متحدہ کے اقتصادی کمشن کا پورا ممبر بنا لیا گیا ہے۔ اب تک وہ اس کمیشن کا محض شریک ممبر تھا۔

مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کا اجلاس

کراچی ۲۵ جون۔ آج صبح کراچی میں مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ کے تین بابوں پر غور مکمل کر لیا گیا۔ یہ باب مالی دفعات۔ آڈٹ اکاؤنٹ اور آڈیٹر جنرل کے تقرر سے تعلق رکھتے ہیں۔

ہند چینی میں جنگ

ہنوئی ۲۵ جون۔ ہند چینی میں فرانسیسی کمان نے اعلان کیا ہے۔ کہ فرانسیسی فوجوں نے ہنوئی سے تیس میل جنوب مشرق میں کمیونسٹوں کے بچے کھچے سپاہیوں کا خاتمہ کرنے کے لئے کارروائی تقریباً مکمل کر لی ہے۔ فرانسیسی ہائی کمان نے یہ دعویٰ بھی کیا۔ کہ کل لاؤس میں لاباؤ کے قریب ۱۳ ویٹ منہ ہلاک کر دیئے گئے۔

مغربی جرمنی کی پاکستان کو پیشکش

بون ۲۵ جون۔ مغربی جرمنی کی حکومت نے پاکستان کو فنی ماہر مہیا کرنے کی پیشکش کی ہے۔ یہ ماہر پاکستان میں بجلی لگانے کی مشینیں لگانے کی نگرانی کریں گے۔ اس نے جرمنی میں پاکستان کے انجنیئروں کو تربیت دینے کی پیشکش بھی کی ہے۔ مغربی جرمنی کے وزیر اقتصادیات نے پاکستان کے وزیر صنعت خان عبد القیوم خاں سے ایک ملاقات میں یہ پیشکش کی۔

صالح بن یوسف کی مسٹر بروہی سے ملاقات

کراچی ۲۵ جون۔ تونس کی نو دستور پارٹی کے سکرٹری جنرل صالح بن یوسف نے آج وزیر قانون مسٹر اے۔ کے بروہی سے ملاقات کی۔ مسٹر بروہی نے انہیں بتایا۔ کہ پاکستان کے دستور کی بنیاد کن اصولوں پر رکھی گئی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ پاکستان کے دستور کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ کوئی قانون جو قرآن و سنت کے منافی ہو۔ قابل عمل نہیں ہوگا۔ مسٹر بروہی نے بنیادی حقوق کی وہ تفصیلات بھی بیان کیں۔ جو نئے دستور کے تحت پاکستان کے ہر شہری کو حاصل ہونگی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

چندہ جات لازمی کی وصولی میں تشویشناک کمی

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے زمانہ کا جب ذکر ہو۔ تو ہر مسلمان اپنے دل میں حسرت سے یہ کہتا ہے۔ کہ کاش میں بھی اس زمانہ میں ہوتا۔ تو مظلومیت کی تائید اور اسلام کی نصرت کے لئے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی عدیم المثال قربانیوں میں حصہ لیکر زندۂ جاوید ہو جاتا۔ احمدی احباب جانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے اسلام کی خاطر قربانیوں کا دروازہ اب پھر کھل گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس زمانہ میں کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکے گا۔ کہ اسے دین کے لئے قربانیوں کا موقع نہیں ملا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت سلسلہ احمدیہ کے اولین خدام نے نہایت اعلیٰ درجہ کی قربانیوں کا نمونہ پیش کیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی دینی خدمات کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"۔۔۔ میں ان کی بعض خدمتوں کو جو اپنے مال حلال کے خرچ سے اعلائے کلمۂ اسلام کیلئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں۔۔۔۔۔ وہ محبت اور اخلاص کے جذبۂ کاملہ سے چاہتے ہیں کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی اسی راہ میں فدا کر دیں۔۔۔۔۔۔۔" فتح اسلام

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ جماعت نے مجموعی لحاظ سے مالی قربانیوں کا ایک اعلیٰ معیار قائم کیا ہے۔ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ معتدبہ ایسے احمدی ہیں۔ جو بے شرح اور بے قاعدہ چندہ دینے کے علاوہ بقایا دار ہیں۔ اور ایک خاصی تعداد نادہندگان کی بھی ہے۔ امراء اور عہدیداران مال سے توقع تھی۔ کہ سالِ رواں میں وہ چندوں کی تنظیم کو پہلے سے زیادہ مضبوط کریں گے اور ایسی بیداری کا ثبوت دیں گے۔ جس سے ظاہر ہو گا کہ انہیں موجودہ پرخطر حالات کا پورا احساس ہے۔ مگر افسوس ہے کہ واقعات اس کے برعکس ہیں۔

چنانچہ سال رواں کے پونے دو ماہ گزرنے کے بعد یعنی مورخہ ۲۴-۶-۵۴ تک چندہ جات لازمی کی وصولی میں بجٹ کے مقابلہ میں تقریباً ۳۰۰۰۰/- روپے کی کمی ہے۔ یہ حالت حد درجہ تشویشناک ہے۔ امراء پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے چندوں کا جائزہ لیں۔ اگر رقمیں وصول ہو چکی ہیں۔ تو روپیہ روک نہ رکھیں۔ بلکہ فوری طور پر مرکز میں روانہ کر دیں۔ اور جو بقایا دار ہیں۔ ان سے بقایا جات وصول کئے جائیں۔ غرضیکہ ہر جماعت اپنا بجٹ پورا کرنے کے لئے پورا زور لگائے اور اپنی مساعی کی رپورٹ نظارت بیت المال کو بھجواتی رہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۶ جون ۱۹۵۴ء

جنوبی ایشیا کی اہمیت

اس وقت مغرب کی بڑی بڑی طاقتوں کے نزدیک جنوب ایشیا کا مسئلہ بہت اہمیت اختیار کر گیا ہے چنانچہ اس علاقہ کے متعلق برطانیہ اور امریکہ کی پالیسیوں میں جو اختلافات ہیں ان کو دور کرنے کے لئے مسٹر چرچل برطانیہ کے وزیر اعظم اپنے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کے ساتھ واشنگٹن روانہ ہو گئے ہیں۔

ان اقوام کے نزدیک جنوب ایشیا کی اہمیت تو اس لئے زیادہ ہے کہ اشتراکی روس کا اس طرف دباؤ زیادہ ہو گیا ہے۔ امریکہ اور برطانیہ کی پالیسیوں میں اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ امریکہ اس علاقہ میں اپنا رسوخ قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور برطانیہ جس کے اس علاقہ کے ساتھ سابقہ مفادات وابستہ ہیں اپنا رسوخ گھٹانا نہیں چاہتا۔ اس لئے اس کی موجودہ پالیسی جیسا کہ ان تقریروں سے معلوم ہوتی ہے۔ جو برطانوی پارلیمنٹ میں مسائل خارجہ کی بحث کے دوران ہو گی گئیں یہ ہے کہ روس اور چین سے کوئی سمجھوتہ کیا جائے۔ اور دیگر ایشیائی ممالک کے ساتھ خیر سگالی اور تعاون کا سلوک کیا جائے چنانچہ مسٹر ایڈن نے اپنی تقریر میں اعلان کیا ہے کہ

جنیوا میں مشرق بعید کی کانفرنس کا یہ فائدہ ہوا ہے۔ کہ برطانیہ اور چین کے تعلقات بہتر ہو گئے ہیں۔

اور لیبر حزب مخالف کے لیڈر مسٹر اٹیلی نے کہا ہے۔

"برطانوی وزیر اعظم مسٹر چرچل اور وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کی آئزن ہاور سے کانفرنس میں سوویٹ روس کے وزیر اعظم مسٹر مالنکوف سے ملاقات کے امکانات زیادہ قریب آ جائیں گے۔"

ان باتوں سے واضح ہوتا ہے کہ کم از کم برطانیہ مشرق بعید کے موجودہ تلخ مسائل سے اس قدر متاثر ہے کہ وہ اس علاقہ میں اپنے رسوخ کو بچانے کے لئے ہر قدم اٹھانے کے لئے تیار ہے۔ اس ضمن میں مسٹر اٹیلی نے یہ بھی کہا ہے کہ

"ہند چینی کا مسئلہ کوریا سے مختلف ہے۔ کوریا کی جنگ جارحیت کے خلاف آزاد اقوام کے عزم صمیم کی مظہر ہے۔

لیکن ہند چینی کی لڑائی فرسودہ سامراجی نظام کے ختم کرنے کی مسلسل جدوجہد کا حصہ ہے۔ اور ایشیائی نقطۂ نگاہ سے اس کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ایشیائی اقوام کو دنیا میں ان کا جائز حق حاصل ہو جائے۔"

یہ الفاظ واقعی ان اقوام کے لئے نہایت خوشکن ہیں۔ جو مغربی سامراجی پالیسیوں کا شکار رہی ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ان اقوام سے کبھی امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ واقعی ان الفاظ کو جامۂ عمل پہنائیں گی۔ جنوب مشرقی ایشیا کے متعلق تو یہ مسئلہ اس لئے اہمیت پکڑ گیا ہے۔ کہ اس طرف روس کا دباؤ بڑھتا جا رہا ہے۔ اور اس علاقہ کے لوگ فرسودہ سامراج کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ اس کے برخلاف ایشیا کی دوسری کمزور اقوام جن کو ان مغربی اقوام نے دبا رکھا ہے۔ استبداد کے نیچے پس رہی ہیں۔ مگر اس طرف نہ مسٹر چرچل اور نہ مسٹر اٹیلی کا خیال جاتا ہے۔ مثال کے طور پر مصر اور ٹیونس کے معاملات ہیں۔ مصر اپنے ایک علاقہ پر پورا اقتدار چاہتا ہے۔ مگر برطانیہ یہاں سے نکلنے پر آمادہ نہیں ہے۔ پھر ٹیونس میں فرانسیسی سامراج کے ظلم و ستم حد سے گزر گئے ہیں۔ مگر اس طرف کسی کا خیال نہیں جاتا۔ ان مغربی اقوام نے باقی تمام ایشیا کو بھی کئی قسم کی جکڑ بندیوں میں کس رکھا ہے۔ ان بندھنوں کو ڈھیلا کرنے کی طرف مسٹر اٹیلی کا بھی کم ہی خیال جاتا ہوگا۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں اگر یہ اقوام واقعی امن چاہتی ہیں۔ تو انہیں "خود جیئو اور دوسروں کو جینے دو" کے اصول پر جلد از جلد عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ ورنہ کمزور اقوام کی لوٹ کھسوٹ میں خود ان کی باہمی رقابت ہی ان کی اور تمام دنیا کی تباہی کا باعث بن جائیگی۔

حدود کو نگاہ رکھیئے

سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی کی رہائی کے لئے ان کی جماعت جو جدوجہد کر رہی ہے خواہ وہ بعض کے نزدیک مذاق سلیم اور شریعت کے کتنی ہی منافی کیوں نہ ہو۔ لیکن چونکہ یہاں جماعت کے امیر کی رہائی کا سوال ہے۔ اس میں جذبات کا بہت دخل ہے۔ یہ جدوجہد غیر فطری نہیں سمجھی جا سکتی

اس ضمن میں ہم صرف ایک بات عرض کرنا چاہتے ہیں۔ جو یہ ہے۔ کہ جماعت انتہائی جوش میں ایسے حدود سے گزر جاتی ہے۔ جن کا نگاہ رکھنا ہر امن پسند شہری کا فرض ہونا چاہیئے۔ مارشل لا کے ایام میں سینکڑوں اشخاص کو مختلف الزامات کی بناء پر سزائیں دی گئیں۔ جن میں سے اکثر کو بعد میں چھوڑ بھی دیا گیا۔ اس میں کسی فرقے یا گروہ کی تخصیص نہیں کی گئی۔ ایسے ہی اشخاص میں بعض احمدی بھی تھے۔ مگر یہ عجیب بات ہے۔ کہ جماعت اسلامی اس کو فرقہ وارانہ رنگ دے کر عوام کے جذبات کو برانگیختہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ بات اس کے لئے کسی طرح زیبا نہیں ہے۔ بلکہ اسے چاہیئے کہ وہ مودودی صاحب کی رہائی کے لئے ان کے کیس کے حقائق کی بناء پر جدوجہد کرے کسی کو اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کو ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے۔ جس سے ملک میں وہی ابتری پھیلنے کا اندیشہ ہو۔ جس کی وجہ سے تحقیقاتی عدالت نے جماعت اسلامی اور اس کے امیر پر بھی براہ راست ذمہ داری عائد کی ہے۔ اور جس کی رپورٹ کی بناء پر خود اس وقت کے وزیر اعلیٰ مسٹر دولتانہ پر بھی پروڈا کے ماتحت مقدمہ چل رہا ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ جماعت آئندہ ایسی بات سے پرہیز کرے گی۔ جس کا فائدہ سوائے ملک میں منافرت پھیلانے کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ایسی باتوں سے نہ صرف اپنے مقصد ہی کو کمزور کر رہی ہے۔ بلکہ تحقیقاتی عدالت کے فیصلے کی تائید میں مزید شہادت بھی مہیا کر رہی ہے۔

علاج کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا مجوزہ سفر امریکہ

امسال مجلس مشاورت کے موقعہ پر چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت کراچی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے پیش نظر جو عرصہ دراز سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ نمائندگان مجلس کے سامنے یہ تجویز پیش کی۔ کہ حضور کی خدمت میں امریکہ تشریف لے جانے اور وہاں اپنا علاج کروانے کی درخواست پیش کی جائے۔ نیز کہ اس غرض کے لئے ضروری فنڈ جمع کیا جائے۔ حضور کے ساتھ جانے والے عملہ کا سفر خرچ (جو پرائیویٹ سکرٹری ڈاکٹر و دیگر خدام پر مشتمل ہوگا) کا اندازہ ۷۵۰۰۰ روپے کیا گیا۔

نمائندگان نے اس نیک تجویز کا ایمان افروز جوش کے ساتھ خیر مقدم کرتے ہوئے حضور کے خدام کے اخراجات سفر کے لئے اسی وقت والہانہ انداز میں نقد رقمیں پیش کیں۔ اور بعض دوستوں نے وعدے لکھوائے جن کی میزان ۵۶۹۰۵ تک پہنچ گئی۔

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس غرض کے لئے دفتر محاسب میں "سفر امریکہ" کے نام سے مد کھولی گئی ہے۔ اس مد کا روپیہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام پر بھیجتے وقت سفر امریکہ کی تخصیص کی جائے۔ اور وعدے "ناظر بیت المال" کے نام پر بھیجے جائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

تھل ٹکسٹائل ملز کی اسامیاں

درخواستیں بنام ڈائرکٹر صاحب ٹکسٹائل ملز تھل ڈی ویلپمنٹ اتھارٹی لیاقت آباد ۳۰/۶/۵۴ تک طلب کی گئی ہیں۔ ملاحظہ ہو سول لاہور مورخہ ۱۶/۶/۵۴

میڈیکل و انجینئرنگ کالجوں کے طلباء کیلئے وظائف

Schalarship for N.W.F.P. EX-Servicemen

میڈیکل و انجینئرنگ کالجوں کے طلبہ نیز بی۔ٹی اور ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر کے طلبہ کے لئے وظائف منظور ہوئے ہیں۔ درخواستیں طلب کی گئی ہیں (سول لاہور ۱۶/۶/۵۴)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ الله

اے رسول! اللہ تعالےٰ تجھ کو ان دشمنوں کے مقابل میں کافی ہوگا

نصرتِ الٰہی کے ایمان افزا مناظر

از محترم شیخ نور احمد صاحب منیر مقیم بیروت

(۴)

آپ کا شفیق چچا وفات پا گیا۔ حضور کو طبعاً اس وفات سے صدمہ ہوا۔ مگر یہ آپکا صدمہ لیڈران مکہ کے لئے خوشی کا باعث بن گیا۔ چنانچہ آپ کے قتل کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بعض قبائلی اور خاندانی مشکلات کی بناء پر قتل کرنا آسان بات نہ تھی۔ ارباب حل و عقد اس امر کا خطرہ محسوس کر چکے تھے۔ کہ اگر عبدالمطلب کے پوتے کو قتل کر دیا گیا۔ تو مکہ میں وسیع اور خطرناک جنگ کے شعلے بھڑک اٹھیں گے جس کا ازالہ عرصہ دراز تک نہ ہوگا۔ بنو عبد مناف اور ان کے ہمنوا وحلیف قبائل کی تلواریں نیزے اور زہریلے تیر لاشوں کے انبار لگا دیں گے۔ مکہ کے گلی کوچوں میں عام خون بہنا شروع ہو جائے گا اس لئے زعماء قریش نے جمع ہو کر متفقہ یہ فیصلہ کیا کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب کو ختم کر دیا جائے۔ اور آپ کو قتل کرنے کے لئے ہر قبیلہ میں سے ایک بہادر اور جنگجو جوان کے ہاتھ میں تلوار دے دی جائے۔ اس طریقہ قتل سے بنو عبد مناف کو تمام قبائل کے خلاف اعلان جنگ کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔ اس طریقہ سے قتل کرنے کے علاوہ بعض اشخاص نے آپ کو جلاوطن اور گرفتار کرنے کی بھی تجویز پیش کی۔ مگر اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے میں مشکلات تھیں۔ جن کا تعلق خارجی سیاست سے تھا۔ خدا تعالےٰ نے اس واقعہ کا ذکر سورہ الانفال میں یوں فرمایا ہے۔

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ

اے محمد اس وقت کو یاد کر جب کفار مکہ تجھ کو قید قتل اور جلاوطن کرنے کے لئے خفیہ تدبیر کر رہے تھے۔ مگر اللہ تعالےٰ بھی اس کے مقابل میں ان کے مخالف تدبیر کر رہا تھا۔

خدا تعالےٰ کی طرف سے آپ کو بتایا جاتا ہے کہ آنے والی رات مکہ میں نہ گزاریں۔ آپ ہجرت کر جاتے ہیں۔ دشمن تعاقب کرتے کرتے غار ثور کے منہ پر پہنچ جاتا ہے۔ مگر وہ اندر داخل نہیں ہوتا۔ اور خدا کا رسول دشمنوں کے ہتھکنڈوں سے بچ جاتا ہے۔

(۵)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ ہجرت کرتے ہوئے پہنچ جاتے ہیں۔ اہلیان مدینہ نے آپ کے آنے پر انتہائی محبت وعشق کا اظہار کیا۔ حضور کے مدینہ میں لیل ونہار تبلیغ اسلام میں گزرتے ہیں۔ بلاشبہ اسلامی حکومت کی بنیاد مدینہ میں رکھی جاتی ہے۔ اور منظم تبلیغ شروع ہوئی۔ مدینہ میں آپ نے مختلف بادشاہوں کو تبلیغی خطوط روانہ کئے۔ نجاشی۔ مقوقس کسرےٰ ایران اور قیصر روم نیز مختلف عرب ریاستوں کے امراء کو بھی تبلیغی مکاتیب روانہ کئے گئے۔

کسرےٰ ایران کی طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تبلیغی مکتوب دے کر عبداللہ بن حذافہ رضؓ کو روانہ کیا۔ چنانچہ کسرےٰ نے آپ کا مکتوب ترجمان سے سنا۔ کسرےٰ کا یہ سننا تھا کہ مکہ کا ایک شخص مجھ کو یوں خطاب کرتا ہے۔

اسلم تسلم فان ابیت
فعلیک اثم المجوس (زرقانی)

یعنے اے کسرےٰ ایران تو اسلام میں داخل ہو جاتا تو ہر ایک فتنہ سے محفوظ رہے۔ اگر اس پیغام سے تو انکار کرے گا۔ تو تمام مجوس کا گناہ تیرے سر پر ہوگا۔ ان فقرات کا سننا تھا کہ کسرےٰ نے شاہانہ غرور میں آپ کے خط کو پھاڑ دیا۔ حضرت عبداللہ بن حذافہؓ نے یہ واقعہ بعینہٖ من وعن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کر دیا۔

کسرےٰ کی حکومت بڑی وسیع تھی فارسیوں اور عربوں کے تعلقات یہود کی شرارتوں کی وجہ سے اچھے نہ تھے۔ کسرےٰ کو اس خط سے شک ہوا کہ اس شخص کی نگاہ فارس جیسی وسیع حکومت پر ہے۔ اس لئے کسرےٰ نے غیر معمولی اہمیت اس معاملہ میں دکھلائی۔ چنانچہ کسرےٰ نے اپنے یمن کے گورنر کے نام حکم جاری کیا کہ قریش میں سے جس شخص نے نبوت کا دعوےٰ کر رکھا ہے۔ اس کی طرف دو آدمی بھجوا کر اس کو گرفتار کیا جائے۔ اور میرے سامنے پیش کیا جائے۔ گورنر یمن باذان نامی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک فوجی آفیسر اور دوسرا ایک سوار بھجوایا۔ اور ایک خط تحریر کیا۔ کہ اس خط کے ملنے پر آپ فوراً ان اشخاص کے ساتھ کسرےٰ ایران کے دربار میں پہونچ جائیں۔ یہ فوجی آفیسر مکہ اور طائف سے ہوتا ہوا مدینہ منورہ پہونچتا ہے اور آپ کو خط دیا۔ اور ساتھ ہی کہا کہ اگر آپ نے اس آرڈر کا انکار کیا۔ تو کسرےٰ آپ کو تباہ کر دے گا۔ اور آپ کی قوم کو بھی اس لئے آپ بغیر کسی عذر کے ہمارے ساتھ روانہ ہو جائیں۔ خدا کا رسول اس آرڈر کو سنتا ہے۔ ان کو فرماتا ہے۔

"کل دوبارہ تم مجھے ملو"

رسول خدا اپنے ہاتھوں کو خدا کے حضور رات کو دراز کرتے ہوئے مجسم آہ وبکا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے آپ کو الہاماً خبر دی۔ کہ کسرےٰ کے بیٹے نے آج رات کسرےٰ کو قتل کر دیا ہے۔

صبح ہوتے پر آپ نے پیامبر کو اس پیشگوئی کی خبر دی اور ساتھ ہی گورنر یمن باذان کو مکتوب روانہ کیا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ کسرےٰ قتل ہو جائے گا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے کچھ عرصہ کے بعد ایک ایرانی جہاز یمن کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہوتا ہے۔ اور گورنر یمن کو ایک خط ایران کے بادشاہ کا دیا جاتا ہے۔ جس کا مفہوم یہ تھا

"میں نے اپنے باپ سابق کسریٰ کو قتل کر دیا ہے۔ اس لئے کہ اس نے ملک میں خونریزی کا دروازہ کھول دیا تھا۔ . . . . . اور اس سے پہلے میرے باپ نے جو عرب کے ایک نبی کی گرفتاری کا حکم دیا تھا۔ اس کو منسوخ سمجھو"۔

(طبری و سیرۃ النبی لابن ہشام بحوالہ دیباچہ قرآن)

اللہ! اللہ!! کیا یہ کوئی اتفاقیہ حادثہ تھا کسرےٰ کا قتل اس آرڈر کے دینے سے قبل کیوں نہیں کیا جاتا۔ یہ ہے فسیکفیکھم اللہ کا ایمان افزا منظر۔ (باقی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

انیس سالہ فہرست میں آنے کی شرط کیا؟

پاکستان اور بیرون ممالک کی جماعتیں

توجہ فرمائیں

فرمایا:۔

"جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ اس چندہ میں حصہ لینے والے وہ لوگ تھے۔ جنہوں نے ایک سال میں دو ماہ کی آمد دے دی تھی اس طرح اس میں ایسے لوگ بھی تھے۔ جنہوں نے اپنا سارا اندوختہ دے دیا تھا"۔

ایسے لوگوں کی فہرست جنہوں نے تحریک جدید کے جہاد کبیر میں نمایاں اور غیر معمولی قربانی کی ہے۔ "انیس سالہ" فہرست کے نام سے بنائی جا رہی ہے۔ تاکہ تحریک جدید کی مختصر سی تاریخ لکھ کر یہ فہرست شائع کر دی جائے۔ اور پھر اس فہرست کو تمام احمدیہ جماعتوں اور تمام وعدہ کرنے والے احباب اور تمام لائبریریوں میں مفت بھیجی جائے۔

پس ایسی فہرست کے لئے جس سے تاریخ اسلام میں ہمیشہ نام زندہ رہے۔ ہر شخص کی خواہش اور امنگ ہے مگر شرط صرف اتنی ہے کہ اس نے متواتر انیس سال تک اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے مدد دی ہو۔ اگر آپ کا کچھ بقایا ہے۔ تو فوراً ادا کر کے اپنا نام فہرست میں اندراج کروالیں۔ اور دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ سے پوچھ کر تسلی کر لیں۔ کہ آپ کا نام فہرست میں آگیا؟ یہ بھی بھول نہ جائیں۔ دریافت کرتے وقت بتائیں۔ دسویں سال کا وعدہ کہاں سے کیا تھا۔ اور اس کے بعد سال ۱۱ تا ۱۹ کہاں کہاں سے وعدے لکھوائے تھے۔

اگر آپ کو دفتر بقایا بتاتا ہے۔ اور آپ کی یاد کہتی ہے کہ ریکارڈ دفتر سے جس سال کا بقایا کہا جاتا ہے وہ میں نے ادا کر دیا ہوا ہے۔ تو اگر آپ نے مقامی جماعت میں ادا کیا ہے۔ تو اپنے سکرٹری مال سے رسید کا نمبر و تاریخ لے کر ارسال فرمائیں۔ ورنہ مزید پڑتال نہ ہو سکے گی اور بقایا ریکارڈ میں قائم رہنے کے سبب نام فہرست میں نہیں آسکے گا۔ کیونکہ بغیر ثبوت کوئی اندراج نہیں کرتا۔ پس مرکزی رسید کا حوالہ ضروری ہے۔

وکیل المال تحریک جدید

جامعۃ المبشرین ربوہ میں ایک اہم تقریب

مورخہ ۱۲ جون ۱۹۵۳ء بروز ہفتہ ایک تقریب زیر صدارت مولانا جلال الدین صاحب شمس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعۃ المبشرین نے چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ انچارج امریکہ اور مسٹر عبدالشکور ریش امریکن طالب علم (جو دینی تعلیم کے حصول کے بعد واپس جا رہے تھے) کو الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ اور مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مشنری انچارج گولڈ کوسٹ اور مولوی صالح محمد صاحب مبلغ گولڈ کوسٹ کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا اور انہیں ان کی کامیاب واپسی پر مبارکباد دی۔

ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے مکرم خلیل احمد صاحب ناصر نے تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا جامعۃ المبشرین کے طلباء جو غیر ممالک کے لئے منتخب کئے جاتے ہیں۔ انہیں کم از کم ایک غیر زبان ضرور سیکھنی چاہیئے۔ اور اگر شروع سے ہی ان کا ملک جہاں جا کر انہوں نے تبلیغ کرنی ہے منتخب ہو جائے اور وہاں کی زبان وہ سیکھنا شروع کریں۔ تو بہ طریق تبلیغی میدان میں نہایت مفید ہو سکتا ہے۔

مسٹر عبدالشکور ریش نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں اس اعزاز کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جس سے مجھے آج نوازا گیا ہے۔ میں جامعۃ المبشرین کا طالب علم ہوں اور مجھے یہاں رہ کر اس قلیل عرصہ میں اردو زبان کا علم حاصل ہو گیا ہے۔ اب میں واپس جا کر حضرت المسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور سلسلہ کا لٹریچر جو اکثر اردو میں ہے۔ مطالعہ کر سکتا ہوں۔ اور اس طرح دینی علم بھی قدرے حاصل کیا ہے۔ جتنا کہ اتنے قلیل عرصہ میں حاصل کرنا ممکن تھا۔ بقیہ علم وہاں جا کر انشاء اللہ مکرم خلیل احمد صاحب ناصر سے حاصل کر سکوں گا تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ امریکہ میں بھی اسلام کے بارہ میں تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے مگر ربوہ وہ مقام ہے۔ جہاں کہ نہ صرف یہ کہ اسلامی تعلیم ہی حاصل کی جاتی ہے۔ بلکہ اسلامی تعلیم کا صحیح نمونہ یہاں کے باشندوں کی روز مرہ کی زندگی میں دیکھا جا سکتا ہے۔ محض فلاسفی کا کوئی فائدہ نہیں۔ جبتک اس کا اثر زندگی میں نمایاں نہ ہو۔

مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے اپنی تقریر میں طلبہ کو مخاطب ہوتے ہوئے انہیں نصائح فرمائیں۔ اور اس امر پر زور دیا کہ ایک مبلغ کے لئے تزکیہ نفس نہایت ضروری ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قد افلح من زکّٰھا اگر مبلغ کے اندر خود پاک تبدیلی پیدا نہ ہو تو دوسروں میں وہ کیسے تبدیلی کر سکتا ہے۔ اسلئے انبیاء علیہم السلام دوسروں کیلئے نمونہ ہوتے ہیں تاکہ لوگ ان کے نمونہ سے مستفیض ہو کر اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں۔

آخر میں آپ نے مختصراً گولڈ کوسٹ مشن کے متعلق مفید معلومات بیان فرمائیں۔

مولوی صالح محمد صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے پہلے اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا فرمایا کہ جس نے خدمات دین بجالانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا فرمایا۔ کہ آپ نے انہیں منتخب فرما کر خدمت دین کا موقعہ بہم پہنچایا۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجھے تجارت کے لئے گولڈ کوسٹ بھجوایا۔ مجھے کبھی تجارت سے خاص انس تھا۔ میں یکم جنوری ۱۹۴۶ء کو گولڈ کوسٹ روانہ ہوا۔ وہاں پہنچ کر دیکھا کہ ماحول کافی حد تک مخالف تھا۔ اور پہلے تمام ملک کا سفر کر کے حالات کا جائزہ لیا۔ کہ کس کس چیز کی تجارت کرنا مفید ہوگی۔ آپ نے بتایا کہ کسر ج بعد میں مرکز کی طرف سے دیئے ہوئے قلیل سرمایہ سے تجارت شروع کی گئی۔ اللہ تعالےٰ نے اس پر برکت ڈالی اور تجارت کامیاب ہو گئی۔ میری یہ طلبہ کو نصیحت ہے کہ وہ تجارت کو حقیر نہ جانیں۔ بلکہ اسے قدر کی نگاہ سے دیکھیں ابتداء اسلام میں تاجر ہی مسلمان تھے جو باہر کے ممالک میں نکل گئے۔ اور اسلام کا جھنڈا اگاڑا پس یہ ایک مبارک کام ہے۔ اس کی طرف ضرور توجہ دینی چاہیئے

بالآخر صاحب صدر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے فرمایا۔ کہ جس قدر کام بڑا ہو اور عظیم الشان ہو۔ اسی قدر بڑی قربانی کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ طلبہ جامعۃ المبشرین کے سپرد جو کام ہوتا ہے۔ وہ دراصل انبیاء علیہ السلام کیا کرتے تھے۔ یعنی تبلیغ دین اور پیغام الٰہی کا پہنچانا۔ اس کام کی عظمت و شان کو مدنظر رکھتے ہوئے

* جتنی محنت کی ضرورت ہے وہ کریں۔ تا جب وہ باہر نکلیں تو اللہ تعالےٰ کی نصرت بھی شامل حال ہو۔ نہ صرف تعلیم ہی محنت سے حاصل کریں بلکہ اس تعلیم پر پوری طرح کاربند بھی ہوں۔ اور جب آپ کا انتخاب باہر جانے کے لئے ہو تو اسکو فضل الٰہی جانیں نہ کہ یہ کہ آپ سلسلہ پر کوئی احسان کر رہے ہیں یہ کبھی نہ سمجھیں کہ آپ کے بغیر کام نہیں ہو سکتا۔ یہ کمانڈر کی خوش قسمتی ہے کہ اسے کمانڈر بنا دیا گیا۔ اور تمام کامیابیاں اس کے نام منسوب کی جاتی ہیں۔ لیکن اگر کسی اور کو کمانڈر بنا دیا جاتا۔ تو وہی مشہور ہو جاتا۔ ایسے ہی مبلغ کو خیال کرنا چاہیئے۔ ورنہ ہزاروں ایسے لوگ ہیں۔ جو یہ کام سرانجام دے سکتے ہیں۔ اور شاید بہتر طور پر کر سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں:۔

یہ سراسر فضل و احسان ہے کہ میں آیا پسند\
ورنہ درگہ میں تیری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

پس طلبہ جامعۃ المبشرین کو کام کی عظمت سمجھنی چاہیئے۔ اور پھر اس کام کے ملنے کو فضل الٰہی جاننا چاہیئے۔ اس طرح نفس تکبر سے پاک رہتا ہے۔ ورنہ جب یہ خیال پیدا ہو جائے کہ میرے بغیر کام نہیں ہو سکتا۔ وہی گھڑی تنزل کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں جن ۲ طلبہ کو باہر جانے کا موقعہ ملے۔ انہیں جا کر ابتداً میں جو سعید روحیں میسر آئیں۔ ان میں سے ایک دو کو چن کر خوب تربیت دی جائے اور اس مطمح نظر سے تربیت دی جائے۔ کہ وہ بصورت ضرورت قائمقامی کر سکیں۔ (مقبول احمد پروفیسر جامعۃ المبشرین)

انڈونیشیا کے آتش فشاں پہاڑ

جمہوریہ انڈونیشیا کی ترقی اور خوشحالی میں وہاں کے آتش فشاں پہاڑوں نے بڑا اہم حصہ لیا ہے۔ اس وقت انڈونیشیا میں ۱۶۷ کے قریب آتش فشاں پہاڑ موجود ہیں۔ جن میں سے ۷۷ ہر وقت لاوا اگلتے رہتے ہیں۔ لاوے کی راکھ کھاد کے طور پر استعمال کی جاتی ہے جس کی وجہ سے انڈونیشیا میں چاول کی پیداوار بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اہل انڈونیشیا کی گذر اوقات چاول کی پیداوار پر ہے۔ ان آتش فشاں پہاڑوں کے دامن میں چاول کی کاشت کی جاتی ہے۔ اس علاقہ کی زرخیزی کی وجہ سے یہاں آبادی بھی بہت گنجان ہے

ان پہاڑوں میں "میراپی" بہت زیادہ خطرناک ہے۔ اور اس کے ہر وقت پھوٹ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس کے دامن میں ۲۰ لاکھ کے قریب کسان چاول کاشت کرتے ہیں، کچھ ماہ پہلے "میراپی" پھوٹ گیا تھا۔ یہ کوئی بہت خطرناک ثابت نہ ہوا۔ لیکن انڈونیشیا کی ایک بہت بڑی آبادی میں اس کی وجہ سے خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی تھی۔ اور عوام کی بے چینی کو دور کرنے کے لئے حکومت کو خاص انتظامات کرنے پڑے تھے۔ میراپی انڈونیشیا کے سابق دار الحکومت جوگجاکارتا سے ۱۵ میل دور واقع ہے ماہرین کا خیال ہے کہ دنیا کے خطرناک ترین آتش فشاں پہاڑوں میں سے ایک ہے۔ یہ کوئی خاص پرانا نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے اسکے ہر دم پھوٹ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ ہر پانچ سات سالوں کے بعد اس سے لاوا بہنے لگتا ہے، پہلے پہل تو اس لاوے میں شدت نہیں ہوتی۔ لیکن آہستہ آہستہ یہ بہت زیادہ تباہ کن ہو جاتا ہے۔ ۱۹۳۰ء میں "میراپی" کی آتش فشانی اتنی شدید تھی کہ اس میں تین ہزار اشخاص جانیں کھو بیٹھے تھے۔ ان تمام تباہ کاریوں کے باوجود اس پہاڑ کے دامن میں ہزاروں ایکڑ زمین میں چاول کی کاشت کی جاتی ہے۔ بعض کسان تو اس کی چوٹی سے صرف ایک میل نیچے تک کاشتکاری کرتے ہیں

انڈونیشیا میں ہر سال مختلف آتش فشاں پہاڑوں کے پھٹنے سے سینکڑوں جانیں ضائع ہو جاتی ہیں اس بے پناہ جانی نقصان کی وجہ یہ ہے۔ کہ عوام بہت پسماندہ ہیں اور توہمات کا شکار ہیں۔ جب ان پہاڑوں کے پھٹنے کے آثار دکھائی دیتے ہیں تو وہ اس سے کوئی اثر قبول نہیں کرتے اور محفوظ مقامات پر جانے کی بجائے وہیں مقیم رہتے ہیں ان لوگوں کا نظریہ ہے "کہ میراپی" صرف اس وقت خطرناک ہوتا ہے، جب اس کے لاوا میں سے اٹھنے والے بادل "بکری" کی شکل کے ہوں تاریخ بتاتی ہے۔ کہ ۱۰۰۶ء میں "میراپی" کے پھٹنے سے جاوا کی قدیم ہندو اور بدھ تہذیب ختم ہو گئی تھی۔ اس موقع پر مرکزی جاوا کا بادشاہ اس کے وزیر اور ہزاروں لوگ ہلاک ہو گئے تھے۔

ان پہاڑوں کے ہر وقت پھٹنے کا امکان رہتا ہے اس خطرے کے پیش نظر انڈونیشیا کی حکومت خطرناک علاقوں میں سے ۲ ہزار اشخاص کو نکال چکی ہے۔ یہ احتیاطی تدابیر اسوقت اختیار کی گئیں جب مارچ ۱۹۵۳ء میں "میراپی" کے پھٹ جانے کے آثار ظاہر ہونے شروع ہوئے تھے۔ اب کسانوں کو ان خطرناک پہاڑوں کے قریب کاشتکاری کی اجازت نہیں دی جاتی

احرار کا مقصد بظاہر احمدیوں کی مذمت ہے لیکن باطنی طور پر وہ بدنظمی اور لاقانونیت پھیلانا چاہتے ہیں (سپرنٹنڈنٹ پولیس)

ناقابلِ برداشت دشنام دہی کو اگر روکنے کی کوشش کی جاتی ہے تو اُسے آزادیٔ تقریر میں بے جا مداخلت قرار دیا جاتا ہے

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ :- (گذشتہ سے پیوستہ)

(۵) ۱۸ نومبر ۱۹۵۱ء میں ملتان میں احمدیوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی - جسے احرار نے درہم برہم کر دیا - شیخ بشیر احمد ایڈووکیٹ نے ایک شکایت اس بارہ حکومت کو لکھی - جس میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا تھا کہ لائل پور میں بھی اسی طرح ایک جلسے کو درہم برہم کر دیا گیا ہے - اُنہوں نے کہا - کہ حکومت کی ایک واضح پالیسی ہونی چاہیئے - انہوں نے حکومت کو یاد دلایا - کہ ہفتے کے آخر میں سیالکوٹ میں احمدیوں کا ایک اور سالانہ اجلاس ہو رہا ہے اور اُنہوں نے حفاظت کی درخواست کی - مسٹر قربان علی خان نے کہا کہ وہ اس خط کے ہر لفظ سے اتفاق کرتے ہیں - اور اُنہوں نے سخت پالیسی کی وکالت کی -

ملتان کے جلسے کو درہم برہم کرنے کی اطلاع مسٹر دولتانہ کو خاص طور پر دی گئی تھی - جنہوں نے اس معاملے پر اپنے افسروں سے تبادلہ خیال کیا - اور یہ معاملہ ڈپٹی سکرٹری ہوم کے ایک خط پر ختم ہو گیا جو وزیر اعلیٰ کی جانب سے لکھا گیا تھا کہ اس سلسلے میں علیحدہ کارروائی کی ضرورت نہیں ہے

سیالکوٹ میں

سیالکوٹ کا اجلاس کشیدہ فضا کی وجہ سے خود احمدیوں کی رضامندی سے ملتوی کر دیا گیا - جو آخرکار ۱۶ اور ۱۷ فروری ۱۹۵۲ء کو منعقد ہوا تھا - اس کے باوجود پولیس کو خاردار تار سے جلسے کو گھیرے میں لے لینا پڑا تھا - احرار کچھ دور کھڑے رہے اور اجلاس کے بعد احمدیوں پر پتھر پھینکے - ڈپٹی کمشنر نے طاقت کا مظاہرہ کر کے صورت حال کو ابتر ہونے سے بچا لیا - اور احمدیوں کو پولیس کی حفاظت میں ٹرکوں پر ان کے گھر بھیجا - ۱۷ فروری کے اجلاس کے سلسلے میں خود احمدیوں نے یہ سوچا - کہ اسے منعقد کرنا خطرہ سے خالی نہیں ہے - اس لئے انہوں نے اجلاس منعقد نہیں کیا -

احرار کانفرنس

۲۴ اور ۲۵ نومبر ۱۹۵۱ء کو ایک احرار کانفرنس اوکاڑہ میں منعقد ہونے والی تھی - جو احمدی احرار نزاع کا مرکز تھا - ۱۹۵۰ء میں وہاں ایک احمدی مار ڈالا گیا - وزیر اعلیٰ نے ڈپٹی انسپکٹر جنرل کا مشورہ منظور کر لیا - کہ یہ کانفرنس ممنوع قرار دی جائے - اس کے بعد معلوم ہوا - کہ منٹگمری کے ڈپٹی کمشنر مسٹر مشتاق احمد چیمہ اجلاس کی پہلے ہی اس شرط پر اجازت دے چکے ہیں - کہ کوئی قابل اعتراض تقریر نہ کی جائے - مسٹر دولتانہ اس وقت کراچی میں تھے - اور مسٹر قربان علی خان نے سوچا - کہ وعدے کا احترام کرنا بہتر ہو گا - اور ڈپٹی کمشنر کو اطلاع دے دی گئی - کہ انہیں اگر اعتماد ہو - کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آئے گا - تو وہ اجلاس کی اجازت دیدیں - کانفرنس کا افتتاح خود مسٹر چیمہ نے کیا - اور دوسرے دن ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے احرار کا شکریہ ادا کر کے اس کا اختتام کیا - کیونکہ کانفرنس کا نام ڈیفنس کانفرنس تھا - دو تقریروں کے اقتباسات قابل توجہ ہیں -

(۱) قاضی احسان احمد شجاع آبادی - "مرزائیوں سے ہوشیار رہیئے - وہ دائرہ اسلام سے باہر ہیں - اور خان لیاقت علی خان کے قتل کی تحقیقات کرتے وقت حکومت کو چاہیئے کہ وہ انہیں ذہن میں رکھے - انہیں پاکستان میں اپنے عقائد کی تبلیغ کا حق نہیں ہے" -
تمام قومی مصائب کی گم شدہ کڑیاں وہ جس طرح تلاش کر لیتے ہیں - اس کی ہر شخص ضرور تعریف کرے گا

(۲) - سید عطاء اللہ شاہ بخاری :- "ملک کے دفاع کو مضبوط کرنے کی ضرورت پر زور دینے کے بعد "ایک غدار دس لاکھ خنزیروں سے بدتر ہوتا ہے - حکومت مجھے اگر غدار سمجھتی ہے - تو اُسے چاہیئے - کہ وہ مجھے گولی مار دے - مجھے افسوس ہے کہ مرزا بشیر الدین نے ایک بار پاکستان کو بھارت سے متحد کرنے کی مساعی کی وکالت کی تھی - یہ پاکستان کے ساتھ دھوکا ہے" -

ڈپٹی کمشنر اور چیف سیکرٹری کے درمیان اس سوال پر کچھ خط و کتابت ہوئی - کہ اس قسم کی کانفرنس کی صدارت مناسب تھی یا نہیں - اور بحیثیت مجموعی ہم اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں - کہ ایک سے زیادہ اسباب کی بناء پر مسٹر چیمہ کے طرز عمل پر اعتراض کرنا چاہیئے - لیکن ہمیں یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے - کہ انہوں نے بعض شرائط پر حکومت سے دریافت کئے بغیر اجلاس منعقد کرنے کی اجازت دے دی تھی -

انہیں فیصلوں کی غلطی کرنے دیجیئے - لیکن بہرصورت ایسی کارروائی تو کرنے کا موقع ملے - جس سے یہ معلوم ہو کہ وہ فیصلے کی غلطی کرنے کے اہل ہوں -

(۶) مارچ ۱۹۵۲ء میں مسٹر انور علی کے علم میں ایک کتابچہ "گردشِ مست قلندر" آیا - جسے بھیرے کے سائیں آزاد قلندر نے لکھا تھا - اور اس میں ایسی باتیں لکھی تھیں جن کو سی - آئی - ڈی نے بانیٔ احمدیت کو گالیاں اور اہانت آمیز نکتہ چینی کہا تھا - جس پر ضابطہ تعزیرات کی دفعہ ۲۹۵ - الف اور ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۹۹ - الف کے تحت کارروائی کی جا سکتی ہے - انہوں نے ایک نوٹ لکھا کہ اگرچہ حالیہ ہدایات کے مطابق ایسے افراد کے خلاف سخت کارروائی ہونی چاہیئے - لیکن اس کے مصنف کی کوئی غیر معمولی حیثیت نہیں ہے - اور اس پر مقدمہ چلایا گیا - تو اس کی شہرت ہو جائے گی - ہماری سمجھ میں نہیں آتا - کہ مجرموں کو شہرت بھی کیوں نہ دی جائے - لیکن اس کا اصل مقصد وہی معلوم ہوتا ہے - جس کی بناء پر ۱۹۵۰ء میں چیف اڈوائزر نے احرار کو بحیثیت مجموعی سستی شہادت حاصل نہیں کرنے دی - یعنی ان کی قدر و منزلت بڑھ جائے گی - اور وہ اپنی گرفتاری کے بعد اہم افراد بن جائیں گے - لیکن یہ بات نظر انداز کر دی جاتی ہے - کہ لوگ گالم گلوچ اور کیچڑ اچھالنے کو زندگی کی ایک عام بات سمجھنے لگتے ہیں - اور جب یہ ناقابل برداشت ہو جاتی ہے - اور اسے روکنے کی کوئی کوشش کی جاتی ہے - تو وہ اسے آزادیٔ تقریر میں ایک بیجا مداخلت سمجھتے ہیں - یہی جولائی ۱۹۵۲ء میں ملتان میں ہوا - ایک مہینے تک قانون کی خلاف ورزی کر کے جلوس نکالے جاتے رہے - اور جب آخرکار پابندی لگائی گئی - اور فرض شناس پولیس افسر نے اسے نافذ کرنے کی کوشش کی - تو انہوں نے ان کے تھانے کے گرد بھڑوں کے چھتے جیسی کیفیت پیدا کر دی - آہنی کٹہرے توڑ ڈالے افراد اور اشیاء پر خشت باری کی - آگ لگانے کی کوشش کی - متعدد افسروں کو زخمی کیا - اور ان کا جوش اس وقت تک ٹھنڈا نہیں ہوا - جب تک چھ گولیوں سے چھ کاری زخم نہیں آ گئے -

اس پر ۲۰ جولائی ۱۹۵۲ء کے تسنیم نے لکھا :-
"ہم اس پولیس افسر کی غیر ذمہ داری کی مذمت کئے بغیر نہیں رہ سکتے - جس نے ایک مجمع پر محض اس لئے لاٹھی چارج کیا کہ وہ نعرے لگا رہا تھا - اور دفعہ ۱۴۴ کے تحت ایک حکم کی خلاف ورزی کر رہا تھا - سرگودھا اور دوسرے مقامات پر ایسے احکام کی خلاف ورزی کی گئی ہے" -

لیکن ہوم سیکرٹری نے ڈپٹی انسپکٹر جنرل سے اتفاق کیا - اور مصنف کو محض تنبیہہ کر دیا گیا - دورے سے واپسی کے بعد وزیر اعلیٰ نے اس کارروائی کی توثیق کر دی - نظم غالباً اچھی تھی -

پوسٹر پر تنبیہہ بھی نہیں

(۷) مہینے بعد مئی ۱۹۵۲ء میں احرار نے ایک پوسٹر جاری کیا - جس کا عنوان حسب ذیل تھا -
"خلیفۂ قادیان مرزا بشیر الدین کی گاندھی جی سے ہم بستری اور اکھنڈ ہندوستان" -
ہم اس عنوان کا انگریزی میں ترجمہ نہیں کر سکتے کیونکہ ہم بستری کے دو معنی ہیں - مرزا بشیر الدین نے اسے ایک مفہوم میں استعمال کیا ہے - لیکن احرار نے بظاہر اسے دوسرے مفہوم میں استعمال کیا ہے جو گندہ ہے - پوسٹر بجائے خود بھی غیر مہذب باتوں سے بھرا ہوا ہے - اس میں مسٹر جسٹس سکمپ کے ایک فیصلہ کا بھی حوالہ دیا گیا ہے - جس میں فاضل جج نے مفروضہ طور پر مرزا صاحب سے بد اخلاقی منسوب کی ہے - حالانکہ جسٹس سکمپ ایک عبارت کا اقتباس دے رہے تھے - جس پر احمدیوں نے اعتراض کیا تھا یہ عبارت اسی طرح ایک اور قابل اعتراض کتاب "مابناز پاکٹ بک" میں بھی درج کی گئی ہے - اور ہم میں سے ایک جج نے مصنف کو توہین عدالت کے جرم میں ایک مہینے کی سزا کا حکم بھی دیا تھا - ڈپٹی انسپکٹر جنرل نے اس معاملے کو کوئی خاص سفارش نہیں کی - اور وزیر اعلیٰ نے نوٹ پر صرف دستخط کر دیئے -

(۸) - دوسرا اہم نشان راہ استحکام پاکستان احرار کانفرنس ہے - جو ۲۵ مارچ ۱۹۵۲ء کو سرگودھا میں منعقد ہوئی تھی - احمدیہ انجمن سرگودھا کے سیکرٹری نے مرکزی حکومت کو ایک احتجاجی تار بھیجی - جس میں تشدد اور لاقانونیت کی علانیہ تبلیغ پر احتجاج کیا گیا تھا - جس سے ان کے فرقے کے لئے سخت خطرہ پیدا ہو گیا تھا - اور مرکزی حکومت نے چیف سیکرٹری سے رپورٹ مانگی - مقامی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی رپورٹ کی ایک نقل بھیجی گئی - لیکن مسٹر انور علی نے اپنی حکومت سے ایک سخت احتجاج بھی کیا - اُنہوں نے کہا - کہ وزارت داخلہ میں یہ رجحان پایا جاتا ہے - کہ وہ تمام اور ہر طرح کے "معاملات پر رپورٹ مانگ لیتی ہے - جس کی وجہ سے کام میں غیر ضروری اضافہ ہوتا جا رہا ہے - بہرصورت مرکزی حکومت احکام جاری کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے - انہوں نے یہ بھی لکھا کہ مناسب طریقہ یہ ہوتا - کہ تمام ضروری کارروائی کیلئے اس حکومت کے نام منتقل قرار دیدیا جاتا - امن و امان کے معاملے میں صوبائی حکومت "مختار کل" ہے - اور جب اس سے رپورٹ مانگی جاتی ہے - تو لوگوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے - کہ وہ اسے نظر انداز کریں - اور مرکز کو مداخلت کی دعوت دیں یہ کافی اچھی بات ہے - لیکن فروری ۱۹۵۳ء کا "سخت پالیسی" کا خط مرکزی حکومت کو خود مسٹر انور علی

کی تحریک پر بھیجا گیا تھا۔ حالانکہ ان کو یہ بھی معلوم تھا کہ امن و اماں کے معاملے میں صوبائی حکومت مختار کل ہے۔

سی۔ آئی۔ ڈی کی قلم بند کی ہوئی تقریروں کے مطابق مولوی محمد علی جالندھری نے مبینہ طور پر کہا تھا کہ مرزائی زندیق ہیں۔ اور اسلامی قانون کے مطابق زندیق واجب القتل ہیں۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان عمداً کشمیر کی گتھی سلجھائے رکھنا اور افغانستان اور پاکستان کے درمیان تلخی برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے حاضرین کو حکم دیا۔ کہ وہ ایک جلوس نکالیں۔ جو وزیر خارجہ کی برطرفی کا مطالبہ کرے اور یہ نعرے لگائے۔

"ظفر اللہ مردہ باد" "مرزا بشیر الدین محمود مردہ باد" جہاں تک اس جلوس کا تعلق ہے۔ اس کے متعلق ذیل کی رپورٹ معلومات افزا ہے جو سپرنٹنڈنٹ پولیس نے حکومت کو دی تھی۔

کارروائی کی تجویز

عطاء اللہ شاہ بخاری کی ہدایت پر تقریباً دو سو افراد کا جلوس ۲۸ مارچ کو نکالا گیا تھا۔ میں نے مولوی عبد اللہ احراری دکتب فروش، عبد الرشید اشک اور دوسرے لوگوں سے کہا کہ وہ جلوس کی راہنمائی نہ کریں۔ کیونکہ اس سے لوگوں میں بے اطمینانی پھیلنے اور ہنگامہ پیدا ہونے کا امکان ہے۔ لیکن انہوں نے میرے مشورے کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اور اسبات پر زور دیا کہ احتجاج کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ انہوں نے اپنے پیچھے چلنے والوں پر زور دیا کہ وہ "مردہ باد" کے نعرے لگائیں۔ جلوس آگے بڑھا تو اس میں شرکا کی تعداد بڑھنے لگی۔ کچہری بازار میں ایک اور بڑا جلوس ملا۔ اور دونوں ایک ساتھ میونسپل باغ گئے عبد الرشید نے ان سے کہا کہ وہ بےخوف وخطر چلیں۔ ایک وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ امن و اماں کا وجود ہی نہیں ہے ڈپٹی کمشنر نے بھی جلوس کو دیکھا ...

... احرار کا دشمن امن و سلامتی کی بیخ کنی پر کمربستہ ہیں۔ ان کا ظاہری مقصد یہ ہے کہ احمدیوں کی مذمت کی جائے لیکن باطنی طور پر وہ بدنظمی اور لاقانونیت چاہتے تھے۔ میں جو کارروائی کرنا چاہتا ہوں اس کے متعلق حکومت کا حکم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجھ سے متفق ہیں کہ سخت کارروائی کی جانی چاہیے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں مولوی محمد عبد اللہ، مولوی صالح محمد اور عبد الرشید اشک کو پندرہ دن کے لئے سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ کے تحت گرفتار کرلوں۔ ان سات افراد کے خلاف (یہاں نام دیئے گئے ہیں) میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۰۷/۱۵۱ کے تحت کارروائی کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ انہوں نے جلوس میں سرگرمی سے اور نمایاں حصہ لیا ہے اور اوپر بیان کئے ہوئے تین افراد کے پرجوش پیرو ہیں۔ اور احمدیوں پر حملہ کرکے یا ان کی توہین کرکے امن میں خلل ڈال سکتے ہیں۔"

ارادہ میں تبدیلی

یہ ۲۸ مارچ کو لکھا تھا۔ ۱۴ اپریل کو انہوں نے ایک خط لکھا "میں نے ۱۲ اپریل کو تینوں سربراہوں کو بلایا اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ جلوس نہ نکالیں احرار کارکن اگر اپنا رویہ ٹھیک کرلیں اور آئندہ کوئی جلوس نہ نکالیں۔ تو میں کارروائی ملتوی کردونگا" یہ اس پالیسی کے مطابق نہیں ہوگا۔ جو ۱۴ دسمبر ۱۹۵۱ء کے خط میں بیان کی گئی تھی۔ اور معاملہ اگر وہیں رہا تو صرف یہی کہا جائے گا کہ مقامی افسر اطمینان بخش نہیں تھے۔ ایک کتب فروش عملی طور پر سپرنٹنڈنٹ پولیس سے کہتا ہے کہ وہ اپنے کام سے کام رکھیں اور پولیس افسران کی کوئی پرواہ نہیں کرتے کیونکہ "ان کا اپنا کام" یہ تھا کہ وہ نقض امن کو روکیں اور فوری گرفتاریاں عمل میں لائیں۔ ایک وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ امن و اماں کا وجود ان کی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی ذات کے سوا کہیں نہیں تھا۔ اور انہوں نے جو تصویر پیش کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یتیموں کی طرح لرزاں و ترساں تھے۔ ہم کو اس نظم ونسق پر ترس آتا ہے۔ جس نے انہیں پیدا کیا ہے۔

لیکن یہ معاملہ یہیں نہیں ختم ہوجاتا۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل نے ایک سخت نوٹ لکھا۔ جس میں سپرنٹنڈنٹ پولیس کی رائے کی تائید کی گئی تھی اور فائل انسپکٹر جنرل کو بھیجدی۔ اس کے بعد اے۔ ڈی۔ آئی۔ جی نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ٹیلیفون پر اطلاع دی۔ کہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل نے قانون کی دفعہ ۱۰۷ اور ۱۵۱ کے تحت کارروائی کا مشورہ دیا ہے لیکن پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت نہیں۔ اس سے پہلے یا اس کے بعد ڈپٹی انسپکٹر جنرل نے پراسیکیوٹنگ انسپکٹر سے ان کی رائے مانگی اور ۱۳ اپریل ۱۹۵۲ء کو انہیں اطلاع دی گئی۔ کہ ضابطہ تعزیرات کی دفعات ۱۵۳ اور ۲۹۵-۱ اور ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۰۸ کا اطلاق ہوسکتا ہے۔ ۲۳ اپریل کو ڈپٹی انسپکٹر جنرل نے نوٹ لکھا۔ کہ وزیر اعلیٰ نے رپورٹ دیکھ لی ہے۔ اور پراسیکیوٹنگ کے ذمہ دار مشورہ دیتے ہیں کہ تقریریں مقدمہ چلانے کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ پراسیکیوٹنگ انسپکٹر کے مشورے کا یہ عجیب وغریب مطلب ہے لیکن وزیر اعلیٰ سے ملاقات کے بعد اگر انہوں نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ تو وہ پراسیکیوٹنگ کے ذمہ داروں پر اس کا الزام کیوں ڈالتے ہیں۔

مولوی شفیع کی تقریر

تین مہینے کے بعد مولوی محمد شفیع خطیب جامع مسجد سرگودھا نے ۱۹۵۲ء کو جمعۃ الوداع کے موقع پر ایک تقریر کی۔ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے رپورٹ دی۔ جس کا کم وبیش وہی لہجہ تھا۔ ان کے متعلق سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ذیل کی رپورٹ دی۔

۱۴ جون ۱۹۵۲ء کو عیدگاہ میں مولوی محمد شفیع حکومت کے خلاف نفرت کی تبلیغ کرتے رہے ہیں۔ وہ واضح طور پر اور انتہائی شدت کے ساتھ حکومت کے خلاف ہیں۔ ان کا مجلس احرار سے تعلق تھا۔ اور انہوں نے یونینسٹوں کی حمایت کی تھی۔ انہوں نے مسجد کے اندر ایک بہت بڑا نوٹس بورڈ لگا رکھا ہے۔ اور وہ ہر روز اس پر حکومت کے متعلق مولانا مودودی کی رائے لکھتے ہیں۔ سرگودھا کے صابر علی کے بیان کے مطابق جو پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ کے تحت گرفتار کیا گیا تھا۔ انہوں نے ایک بار نوٹس بورڈ پر لکھا تھا کہ مرحوم وزیر اعظم نے امریکہ کے دورے میں سرکاری روپے کو ناجائز طور پر صرف کیا تھا۔ اس کا امکان نہیں ہے کہ وہ اپنی اصلاح کریں۔ اس میں کسی شک وشبے کی گنجائش نہیں ہے کہ وہ تفرقہ پرداز ہیں۔

لیکن ۲۷ جون کو انہوں نے دفعہ ۱۸۸ تعزیرات پاکستان کے تحت امتناعی احکام کی خلاف ورزی کرنے کے سلسلے میں مولوی محمد شفیع وغیرہ پر مقدمہ چلانے کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور پراسیکیوٹنگ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سے تبادلہ خیال کیا ہے اور ان سب نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کی جمعۃ الوداع کی تقریروں پر کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل اس رپورٹ کو انسپکٹر جنرل اور حکومت کے علم میں لائے۔ انسپکٹر جنرل نے کہا۔ اس میں کسی شک وشبے کی گنجائش نہیں کہ وہ مسجد کے نام سے ناجائز فائدہ اٹھائیں گے۔ لیکن جب تک ہم یہ تسلیم نہیں کرلیتے کہ مسجد قانون شکنی کرنے والوں کی مامن ہے۔ ہم اپنے آپ کو اس ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں کرسکتے۔ کہ ملک کے قانون کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔ مسٹر دولتانہ نے اسے ۱۴ جولائی کو دیکھا

کارروائی ہونی چاہیئے تھی

مسٹر دولتانہ نے ہم سے کہا کہ جب فائل ان کے سامنے صرف اطلاع کے لئے آئی تو انہوں نے کہا کہ وہ عام طور پر افسروں کی سفارش سے متفق تھے لیکن انہوں نے ایک اور جگہ تسلیم کیا کہ کسی سنگین بے عملی کا ان کو علم ہو تو ان کا فرض ہے کہ کارروائی کی جائے۔ کچھ اور نہ سہی تو یہ ایک بے عملی کی مثال ہے اور اس سخت کارروائی کے بالکل برعکس ہے۔ جس کی ہدایت ۳۰ نومبر اور ۱۴ دسمبر ۱۹۵۲ء کے خط میں کی گئی تھی۔ ایک شخص نے جسے سپرنٹنڈنٹ پولیس نے مکروہ تفرقہ پرداز کہا تھا۔ جلسوں کی ممانعت کے حکم کی خلاف ورزی کی تھی۔ اور ایک حیلہ کیا تھا۔ اس کی کوئی وجہ انہیں بیان کی گئی تھی۔ یہاں تک کہ یہ بھی نہیں کہا گیا تھا۔ کہ یہ جمعۃ الوداع تھا۔ اور جمعۃ الوداع ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ یہ بھی ایک کیس تھا۔ جس میں کہ انسپکٹر جنرل نے فی الواقعی کارروائی کی سفارش کی تھی۔ اور کہا تھا کہ اگر کوئی کارروائی

دریائے سندھ کے طاس کا پانی پاکستان کیلئے اتنی اہمیت رکھتا ہے

جتنا انسانی جسم کے لئے خون (لارڈ سونٹن)

لندن ۲۵ جون:۔ تعلقات دولت مشترکہ کے وزیر مملکت لارڈ سونٹن نے کہا ہے کہ دریائے سندھ کے طاس کا پانی پاکستان کے لئے اتنی ہی اہمیت رکھتا ہے۔ جتنا انسانی جسم کے لئے خون۔ اس لئے ضروری ہے کہ یہ مسئلہ اس طرح طے ہو۔ کہ پاکستان اور ہندوستان دونوں کو فائدہ پہنچے۔ آج برطانیہ کی پاکستانی سوسائٹی میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ برطانیہ کے باشندے پاکستان کی ترقی سے بہت خوش ہیں۔ انہیں اس بات کی بھی خوشی ہے۔ کہ پاکستان نے اپنی اقتصادی مشکلات پر قابو پا لیا ہے۔

سندھ کے ایک نئے وزیر نے حلف اٹھایا

کراچی ۲۵ جون:۔ سندھ کی کابینہ میں ایک اور وزیر مسٹر محمد یوسف چانڈیو کو شامل کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے آج گورنر سندھ کے سامنے اپنے عہدہ کا حلف اٹھایا۔ مسٹر محمد یوسف کو صحت کا محکمہ دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے یہ محکمہ وزیر اعلیٰ کے پاس تھا۔ سندھ کے جن چھ نئے وزیروں نے کل حلف اٹھایا تھا۔ اُن کے نام یہ ہیں۔ میر بندے علی خان تالپور۔ قاضی عبدالمنان۔ سید نور محمد شاہ۔ سید غلام حیدر شاہ۔ مسٹر احمد خان۔ راجپر اور مسٹر نجم الدین۔ سید رد اللہ لغاری۔

چو این لائی نئی دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی ۲۵ جون:۔ چین کے وزیر اعظم و وزیر خارجہ مسٹر چو این لائی آج صبح جنیوا سے نئی دہلی پہنچے۔ انہوں نے نئی دہلی پہنچنے کے بعد ایک بیان میں کہا۔ کہ چینی حکومت ہندوستانی عوام کے ساتھ دوستی کو بہت اہمیت دیتی ہے۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ (ربوہ) کے حصص خریدیے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مندرجہ ذیل اعلان کیا جاتا ہے "احباب کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے حصص خریدنے کے لئے حضور کی طرف سے کوئی ممانعت نہیں۔ جلسہ سالانہ پر حضور نے اس کے خریدنے کی نہ صرف اجازت بلکہ تحریک فرمائی تھی"

ایک حصہ بیس روپے کا ہے فی الحال اس سے درخواست کے ساتھ دو روپیہ فی حصہ الاٹمنٹ کیلئے کل پانچ روپے فی حصہ ادائیگی کا مطالبہ ہے مثلاً اگر کوئی شخص دو حصے خرید سکو اسے اسوقت پانچ روپے ادا کرنے ہوں گے باقی اقساط بھی پانچ پانچ روپے فی حصہ ہونگی جن کا بوقت ضرورت کمپنی مطالبہ کریگی

جلال الدین شمس انچارج تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ

کلکتہ کے نزدیک ایک طیارہ کو خوفناک حادثہ

کلکتہ ۲۵ جون:۔ آج صبح سات بجکر چھ منٹ پر چندن پور کے نزدیک ایک خوفناک حادثہ پیش آیا۔ پولیس نے اطلاع دی ہے کہ ایک ہوائی جہاز کو آگ لگ گئی۔ اور جلتا ہوا ہوائی جہاز کھیتوں میں گر پڑا۔ چندن پور کلکتہ سے ۲۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ محکمہ فضائیہ اور پولیس کے افسر موقعہ پر پہنچ گئے ہیں۔ ابھی تک ہوائی جہاز کی شناخت نہیں ہو سکی۔ جلتا ہوا ہوائی جہاز چندن پور کے ریلوے اسٹیشن پر صاف نظر آ رہا تھا۔ چندن پور کا اسٹیشن ماسٹر اطلاع ملتے ہی جائے حادثہ پر پہنچا اس کا بیان ہے۔ کہ ہوائی جہاز میں سوار ایک شخص بھی زندہ نہیں بچا ہوائی جہاز بالکل نہ بچ سکا۔ وہ جل گیا۔ جلی ہوئی لاشوں کو ملبہ سے نکال کر کلکتہ لایا جا رہا ہے۔ طیارے کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ پرواز کی مشق کر رہا تھا کہ اسے پرواز کے دوران ہی آگ لگ گئی اور وہ گر پڑا۔

جاپان کی ایک فرم امریکہ کیلئے

توپوں کے گولے بنائے گی

ٹوکیو ۲۵ جون:۔ سکوبے اسٹیل ورکس کے نمائندوں نے ایک معاہدہ کیا ہے جس کے تحت امریکن فوجی حکام کو ۸۰ ملی میٹر کے دہانے کی توپوں کے ۹ لاکھ ۵۰ ہزار گولے مہیا کئے جائیں گے۔ ان گولوں کی قیمت ۲ کروڑ ۶ لاکھ ڈالر ہے

امریکن فوجی حکام نے جاپانی فرموں کے ساتھ چار اور معاہدے کئے ہیں۔ جن کے تحت ۱۰ لاکھ ۹۵ ہزار گولے مہیا کئے جائیں گے ان گولوں اور دوسرے سامان حرب کی قیمت ۱ کروڑ ڈالر ہے

ایشیائی طاقتوں کے تعاون کے بغیر کوئی نظام کامیاب نہ ہوگا (ایڈن)

لندن ۲۵ جون:۔ وزیر خارجہ برطانیہ مسٹر انتھونی ایڈن نے جنوب مشرقی ایشیا کے لئے ایک ایسے معاہدہ کی تجویز پیش کی ہے جس میں دونوں طرف سے امن کی ضمانت دی جائے۔ انہوں نے یہ تجویز دارالعوام میں خارجی معاملات پر تقریر کرتے ہوئے پیش کی۔ مسٹر ایڈن نے کہا کہ اس قسم کا کوئی سا بھی معاہدہ اس وقت تک کامیاب نہ ہوگا۔ جب تک کہ کولمبو کانفرنس میں شریک ہونے والی ایشیائی طاقتیں اشتراک و تعاون نہ کریں۔

مسٹر ایڈن نے کہا۔ کہ مجھے امید ہے۔ کہ جنوب مشرقی ایشیا کے کسی دفاعی نظام پر اتفاق ممکن ہوگا۔ آپ نے کہا۔ کہ ہم ایسا انتظام کر سکتے ہیں۔ جس میں دونوں گروپ شامل ہوں۔ جیسا کہ اس سے قبل لوکارنو میں ہوا تھا یا ایسا ہی کوئی دفاعی معاہدہ ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ بحر اٹلانٹس کی طاقتوں کے مابین نیٹو (NATO) کی صورت میں ہوا ہے۔

مسٹر ایڈن نے کہا۔ کہ قبل از جنگ کے معاہدہ لوکارنو کے تحت برطانیہ نے فرانس اور جرمنی دونوں کو یقین دلایا تھا۔ کہ اگر ان میں سے کسی ایک نے دوسرے پر حملہ کیا۔ تو وہ اس طاقت کی حمایت کرے گا جس پر حملہ ہوا ہے۔ جنوب مشرقی ایشیا کے کسی معاہدہ میں شرکت سے انکار کر کے برطانیہ نے جنوبی مشرقی ایشیا کے دفاعی نظام اور لوکارنو قسم کے معاہدہ کے لئے سازگار فضا پیدا کر دی۔

مسٹر ایڈن نے مسٹر ڈلس وزیر خارجہ امریکہ کے اس بیان کی پرزور الفاظ میں تردید کی۔ کہ برطانیہ نے ایک متحدہ محاذ کو تارپیڈو کیا ہے۔ مسٹر ایڈن نے کہا۔ کہ ڈین۔ بین۔ پھو (ہند چینی) کو بچانے کے لئے برطانیہ نے مداخلت کرنے سے تین وجوہ کی بنا پر انکار کیا۔ جو اب بھی اپنی جگہ موجود ہیں۔ اول اس لئے کہ ہمیں یہ مشورہ دیا گیا۔ کہ محض فضائی کاروائی کارگر نہ ہوگا۔ دوم۔ اس قسم کے فوجی اقدام سے جنیوا میں صلح کے امکانات ختم ہو جائیں گے۔ اور سوم اس لئے کہ اس سے ایشیا میں ایک عظیم جنگ شروع ہونے کا اندیشہ تھا۔ مسٹر ایڈن نے انتباہ کیا۔ کہ اگر صلح کی بات چیت کے دوران ہند چینی کی جنگ کو تیز کیا گیا۔ تو اس سے سمجھوتہ کی توقعات ختم ہو جائیں گی۔ آپ نے ایوان کو یقین دلایا۔ کہ اگر میرے جنیوا جانے سے امن عالم میں کچھ مدد ملتی ہے۔ تو میں وہاں ضرور جاؤں گا۔

مسٹر ایڈن نے آگے چل کر بتایا۔ کہ جنیوا کانفرنس سے برطانیہ اور چین کے تعلقات بہتر ہونے میں مدد ملی ہے۔ اور جنیوا میں برطانیہ اور چین کے نمائندوں کے درمیان گفت و شنید سے برطانیہ کو فائدہ پہنچا ہے

۔۔۔۔

قریب ہے۔ ان معاہدات کے متعلق مزید تفصیلات کا انتظار رہے۔

— لاہور ۲۵ جون:۔ پنجاب کے نئے گورنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ نے آج صوبائی کابینہ کے ممبروں سے الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ کل وہ فوجی یونٹوں کا معائنہ کریں گے۔

بھاکڑہ ننگل پروجیکٹ سے

پاکستان کو بجلی نہیں دی جائے گی

ننگل ۲۴ جون:۔ یہاں بتایا گیا۔ کہ بھاکڑہ ننگل پروجیکٹ سے جہاں آئندہ ۱۵ اگست سے کام شروع ہو جائے گا۔ پاکستان کو بجلی مہیا نہیں کی جائیگی اس کی وجہ وہ شکوک و شبہات ہیں جو امریکہ کی طرف سے ملنے والی فوجی امداد کی بنا پر پیدا ہو گئے ہیں اس وقت پاکستان تقریباً پانچ ہزار کلوواٹ بجلی اوہل دریا کے پروجیکٹ سے حاصل کر رہا ہے۔ تقسیم سے قبل پندرہ ہزار کلوواٹ بجلی مہیا کی جاتی تھی لیکن تقسیم کے بعد ملک کی ضروریات کے پیش نظر اس میں رفتہ رفتہ کمی کر دی گئی ہے۔

دریائے برہم پتر میں طغیانی سو گاؤں بہہ گئے

ڈبروگڑھ ۲۵ جون:۔ آسام کے ضلع لکھیم پور میں دریائے برہم پتر میں سیلاب آنے سے ۸۴ گاؤں بہہ گئے ہیں اور ۵۰۰ اشخاص بے گھر ہو گئے ہیں۔ سیلاب کے باعث سڑکیں رو گئیں اور ریل کی پٹریاں خراب ہو گئی ہیں۔ اور اجناس خوردنی کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ رنگو گھاٹ میں چاول تیس روپے من بک رہا ہے۔ ڈبروگڑھ کے دو حصے پانی میں ڈوب گئے ہیں شمالی لکھیم پور آسام کے دوسرے اضلاع سے کٹ گیا ہے۔ سینکڑوں اور ہزاروں آدمیوں نے ریلوے سٹیشنوں پر پناہ لی ہے۔ اب سیلاب سے ریلوے سٹیشنوں کو بھی خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ وسیع علاقہ میں فصل زیر آب ہے۔ اور بھاری نقصان ہوا ہے۔ ابھی مزید بارش کا اندیشہ ہے۔

مغربی ممالک مشرقی مسائل کو حل کرنے کے لئے رہنمائی نہ کریں

اٹاوہ ۲۵ جون:۔ وزیر اعظم کینیڈا مسٹر لوراں نے ایوان عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چرچل اور وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کی آمد پر یہاں کامن ویلتھ کانفرنس کے انعقاد کے متعلق گفتگو کی جائے گی۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مذاکرات صرف اسی وقت مفید اور نتیجہ خیز ہو سکتے ہیں جب جنیوا کانفرنس ایشیائی ممبروں کی طرف سے تائید کی جائے۔ ۔۔۔ کانفرنس کی کامیابی کا امکان اسی صورت میں ہے کہ مغربی طاقتیں مشرقی مسائل کو حل کرنے کے [illegible]